مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کی

علماء کمیٹی نے حدود بل کی 8 شقوں کو قرآن و سنت سے متصادم قرار دیا

بل میں پی پی سی کے 1979ء سے قبل کے انگریز دور کے قوانین زنا بحال کر دیئے گئے ہیں حدود آرڈیننس کی دفعہ 19 منسوخ کر دی گئی جس میں کنواری بیوہ یا مطلقہ کیلئے زنا کوئی جرم نہیں

شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کی بدکاری کی سزا اور کنواروں کیلئے زنا کی قرآنی سزا 100 کوڑوں کی بجائے محض 5 سال قید تجویز کی گئی ہے

زنا بالجبر کی صورت میں سزائے موت غیر اسلامی 'کنوارے' زانی کیلئے چاہے وہ زنا بالجبر کا ہی مرتکب کیوں نہ ہو سزائے موت مقرر نہیں کی گئی

اسلام میں چار گواہوں میں مدعی شامل ہوتا ہے جبکہ ترمیم میں مدعی کے علاوہ چار گواہوں کا تقاضا کیا گیا ہے جو غیر اسلامی ہے: علماء کمیٹی کے اجلاس میں تجزیہ

لاہور (خصوصی رپورٹر) متحدہ مجلس عمل کے نائب صدر اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینٹر پروفیسر ساجد میر کی سرپرستی میں حدود بل کیلئے قائم علماء کی پانچ رکنی جائزہ کمیٹی نے تحفظ خواتین بل 2006ء میں آٹھ دفعات کو قرآن وسنت سے صریحاً متصادم قرار دے دیا ہے۔ محقق العصر شیخ الحدیث مولانا ارشاد الحق اثری، مفسر قرآن حافظ صلاح الدین یوسف' شیخ الحدیث مولانا محمد اعظم' حافظ عبدالرحمٰن مدنی اور رانا شفیق خان پسروری پر مشتمل مذکورہ کمیٹی کا اجلاس گذشتہ روز مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ میں منعقد ہوا جس میں تحفظ خواتین بل 2006ء میں ترمیم کردہ دفعات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور کمیٹی نے بل کی غیر اسلامی دفعات کے بارے میں بتایا کہ اس میں پی پی سی میں 1979ء سے قبل انگریز دور کے قوانین زنا بحال کر دیئے گئے ہیں اور حدود آرڈیننس کی دفعہ 19 منسوخ کر دی گئی ہے جس میں کنواری' بیوہ یا مطلقہ کیلئے زنا کوئی جرم نہیں ہے اور شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کی بدکاری کی سزا بھی صرف پانچ سال رکھی گئی ہے اور پھر کنواروں کیلئے زنا کی قرآنی سزا سو کوڑوں کی بجائے محض پانچ سال قید کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ اسی طرح زنا بالجبر کی صورت میں سزائے موت غیر اسلامی ہے اور کنوارے زانی کیلئے بھی سزائے موت مقرر نہیں ہے چاہے وہ زنا بالجبر کا ہی مرتکب کیوں نہ ہو۔ حدود قوانین صرف نمائشی اور عملاً معطل ہیں کیونکہ پی پی سی اور حدود میں تضاد کے بعد پی پی سی پر بچے کھچے حدود قوانین کی برتری کو بھی ختم کر دیا گیا ہے۔ اسلام میں چار گواہوں میں مدعی شامل ہوتا ہے ترمیم میں مدعی کے علاوہ چار گواہوں کا تقاضا کیا گیا ہے جو غیر اسلامی ہے۔ زنا بالرضا تو پی پی سی کے سابقہ قوانین بحال ہونے کی وجہ سے کوئی جرم نہیں رہا۔ حدود آرڈیننس کی دفعات 10 تا 16 کو حذف کر دینے سے اقدام زنا' فحاشی اور برہنہ کرنے وغیرہ کے جرائم نا قابل سزا بنا دیئے گئے ہیں۔ چار گواہوں کے باوجود زنا کی سزا کا اختیار جج کی صوابدید پر رہنا غیر اسلامی ہے اور قذف کی سزا دینے کیلئے محض جج کا اطمینان سمجھنا بھی غیر اسلامی ہے۔ اسی طرح زنا کی رپورٹ

میں چار گواہوں کا تقاضا کیا گیا ہے جبکہ شریعت نے فیصلہ کے وقت چار گواہ ضروری قرار دیئے ہیں۔ زنا کی رپورٹ اکیلا شخص بھی دے سکتا ہے۔ 16 سال سے کم عمر کی لڑکی کا ہر زنا بالجبر سمجھا جائے یہ بات بھی غیر اسلامی ہے کیونکہ بلوغت کے بعد لڑکی کی رضامندی معتبر ہے۔ پی پی سی کی دفعہ 83 میں یہ رعایت صرف بارہ سال تک کے بچے کو حاصل ہے جبکہ اسلام میں یہ رعایت جسمانی بلوغت تک حاصل ہے اس کے بعد نہیں، اسے سولہ سال تک کرنا بھی غیر اسلامی ہے۔ کمیٹی کے ممبر اور اسلامی نظریاتی کونسل کے سابق رکن حافظ صلاح الدین یوسف نے قومی اسمبلی اور پھر سینٹ سے بھی منظور ہونے والے حدود بل کو فرنگی ذہنیت کا شاخسانہ قرار دیا اور کہا کہ فرنگی تہذیب کی حیا باختگی کو تحفظ دینے کی مذموم سعی کی گئی ہے۔ اس بل میں لفظ زنا کے استعمال سے اجتناب کرتے ہوئے فحاشی کا استعمال کیا گیا ہے اور یوں صرف فحاشی کی آخری حد یا آخری شکل زنا کو فحاشی قرار دے کر اس کی سزا تجویز کی گئی اس سے زنا سے کم تر فحاشی کی تمام صورتیں سزا سے مستثنیٰ ہوں گی۔ انہوں کہا کہ زنا بالرضا اور زنا بالجبر میں تقسیم کا تصور مغرب کا ہے اسلام کا نہیں کیونکہ وہاں زنا بالرضا سرے سے کوئی جرم ہی نہیں اور یہاں اسی مغربی لعنت کو فروغ دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مذکورہ بل میں زنا بالجبر کی جو سزا تجویز کی گئی ہے وہ ایک طرف تو قرآن وحدیث کی تصریحات کے یکسر خلاف ہے دوسرا اس کا طریقہ کار اتنا پیچیدہ اور مشکل ہے کہ جام کا لب تک پہنچنا کارے دارد ہو گا اور یوں بدمعاش اور زور آور طبقے کو زنا بالجبر کی سہولتیں بھی مہیا کر دی گئی ہیں اور پھر سولہ سال سے کم عمر بچیوں کو سزا سے سرے سے مستثنیٰ کر کے مغربی معاشرہ کی ایک دوسری بڑی لعنت کنواری ماؤں کی خوفناک صورتحال کے راستے ہموار کر دیئے گئے ہیں۔ اس بل کے غیر اسلامی ہونے کی ایک بڑی دلیل تو یہی ہے کہ اسلام کی مخالفت کرنے والے امریکہ ویورپ اس بل کی کامیابی کو سراہتے ہوئے مشرف حکومت کو مبارکباد دے رہے ہیں۔ کمیٹی کی طرف سے نسواں بل کی غیر شرعی دفعات اور شقوں کے متعلق تفصیلی لٹریچر پورے ملک میں تقسیم کیا جائے گا پھر اس کی اشاعت کو بڑھانے کیلئے مرکزی، صوبائی اور ضلعی سطحوں پر اسلامی اقدار اور حدود اللہ کے تحفظ کیلئے ''کاروان فروغ اسلام'' کے تحت علماء کنونشن منعقد ہوں گے۔ (روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور 25 نومبر 2006ء)

شیخ الحدیث مولانا محمد اکرم جمیل کی سفر حج پر روانگی

جامعہ علوم اثریہ کے شیخ الحدیث اور مفتی جماعت حضرت مولانا محمد اکرم جمیل کے سفر حج پر روانگی کے موقع پر رئیس الجامعہ اور تمام اساتذہ وطلبہ نے انہیں پر جوش انداز میں الوداع کیا اور ان کی بخیریت واپسی کی دعا کی۔ یاد رہے کہ مولانا اپنی اہلیہ کے ہمراہ مؤرخہ 14 دسمبر بروز جمعرات لاہور ائیر پورٹ سے جدہ روانہ ہونگے۔ (ان شاء اللہ)

خواتین حدود بل کی حمایت کرنے والے منافق ہیں: پروفیسر ساجد میر

لاہور (نیوز رپورٹر) مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ حدود بل کی 13 شقیں قرآن وسنت کے منافی اور متصادم ہیں۔ حدود بل کے مخالف منافق نہیں بلکہ اس کو لانے والے اور اس کی قرآن وسنت کے برعکس حمایت کرنے والے منافق ہیں۔ منافق حکمرانوں کے خلاف قوم پر جدوجہد فرض ہو چکی ہے۔ قوم پرویز مشرف اور ان کے چیلوں کو ہٹانے کیلئے کمر کس لے۔ حدود بل نے منافقین اور مومنین کی پہچان واضح کر دی ہے۔ حقوق نسواں کی آڑ میں اسلام کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ منافقین کی تینوں نشانیاں حکمرانوں میں بدرجہ اتم موجود ہیں۔ صدر مشرف کے بیان پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حدود بل محض بش اور مغرب کی خوشنودی کی خاطر منظور کیا گیا ہے جس کا عورتوں کو قطعاً کوئی فائدہ نہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران تحریف قرآن کے بڑے جرم کے بعد بھی ''وہی قتل کرے، وہی لے ثواب الٹا'' کے مصداق بل کے مخالفین کو منافقت کا طعنہ دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پرویز مشرف اور ان کے ساتھی حدود بل کے حق میں مفتی بنے ہوئے ہیں حالانکہ حدیث کی رو سے جو جھوٹا ہو، وعدہ خلاف ہو، خائن ہو وہ منافق ہوتا ہے۔ ساجد میر نے کہا کہ پرویز خدائی عذاب کو دعوت دے رہے ہیں۔ وہ حدود بل واپس لینے کی بجائے ڈھٹائی سے اس کا دفاع کر رہے ہیں۔ ساجد میر نے کہا کہ منافق حکمرانوں کا چل چلاؤ قریب ہے۔ قوم جلد ہی متحد ہو کر فتح کی سمت بڑھنے والی ہے۔

(روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور 7 دسمبر 2006ء)

حدود بل وقت کی ضرورت ہے چاردیواری کے اندر بیہودگی کی اجازت ہونی چاہیے: پیر پگاڑا کی ہرزہ سرائی

لاہور + کراچی (خبر نگار خصوصی + نامہ نگار خصوصی) حروں کے روحانی پیشوا اور مسلم لیگ (فنکشنل) کے سربراہ پیر صاحب پگاڑو نے خواتین حدود بل کو وقت کی ضرورت قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ چاردیواری کے اندر بیہودگی کی اجازت ہونی چاہیے۔ پیر صاحب اپنی رہائش گاہ کنگری ہاوس میں پنجاب اور سندھ کے خبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

(روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور 7 دسمبر 2006ء)

دیپالپور: حدود قانون کی مخالفت پر دو نوجوانوں نے بزرگ کو پیٹ ڈالا

نوجوان قانون پر خوشی کا اظہار کر رہے تھے بزرگ نے حقیقت بتائی تو وہ برہم ہوگئے

دیپالپور (نامہ نگار) تحفظ حقوق نسواں بل پر دو نوجوان ایک بزرگ سے جھگڑ پڑے۔ تفصیلات کے مطابق گذشتہ روز مقامی کالج کے دو طالب علم کالج سے چھٹی کے بعد جنرل بس اسٹینڈ میں موجود حمام میں آئے اور کنگھا کرنے لگے اسی دوران ایک طالب علم نے اپنے دوسرے دوست طالب علم کو مخاطب ہو کر کہا کہ تحفظ حقوق نسواں بل اب پاس ہو چکا ہے اور مکمل آزادی ہو گئی ہے اب اپنی دوست لڑکی کو کہیں لانے یا لے جانے میں کوئی دقت نہیں رہی۔ اب پولیس کو کوئی اختیار نہیں رہا کہ وہ کسی کو پکڑے یا مقدمہ درج کرے۔ ان کی گفتگو سن کر حمام میں موجود عمر رسیدہ بزرگ نے ان سے کہا کہ آپ کو اس وقت اس بات کا احساس ہوگا جب تمہاری بہن یا بیٹی سے کوئی ایسا کرے گا اور شکایت لے کر جاؤ گے اور پولیس

صفحہ 8 پر بقیہ نمبر 17

بقیہ 17 نسواں بل پر جھگڑا

تمہیں قانونی کارروائی کرنے سے معذرت کرے گی جس پر وہ دونوں طالب علم شدید مشتعل ہوگئے اور اس کے گلو گیر ہوگئے اور غلیظ گالی گلوچ کرنا شروع کر دی۔ قریبی دکانداروں نے حمام کے اندر جا کر بزرگ کی جان چھڑائی۔